# نمازتراویح فرض واجب یا سنت ہے؟ نیز تراویح کی قضا کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Sar -7804 تاریخ:19-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نمازِ تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟یعنی فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا نفل ہے؟ اور اگر نہ پڑھی، تو کیا قضا لازم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بیس رکعات نمازِ تراویح ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے اور سنت مؤکدہ کا حکم یہ ہے کہ اسے کبھی کبھار چھوڑنے والا مرتکبِ اساءت اور چھوڑنے کی عادت بنانے والا گنہگار ہے اور نمازِ تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تین راتیں نمازِ تراویح کی امامت فرما کر بخوفِ فرضیت ترک فرمادی، پھر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے باقاعدہ حُفَّاظ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو امام مقرر فرما کر لوگوں کو ان کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، جس پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عمل کیا، پھر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہما نے بھی اپنے دورِ خلافت میں اس عمل پر مواظبت فرمائی، تو یوں اکثر خلفائے

راشدین کے عمل کی وجہ سے یہ سنت مؤکدہ بن گئی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین" ترجمہ: تم پر میری اور خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

(سنن ابوداؤد، باب فی لزوم السنہ، ج02، ص290، مطبوعہ لاہور)

سنن کبریٰ میں ہے: "عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوا یقرءون بالمئین وکانوا یتوکؤن علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنه من شدة القیام" ترجمہ: سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں صحابہ کرام رمضان کے مہینے میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سو (یعنی سو سے زائد) آیتوں والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔

(السنن الکبری، ج02، ص496، مطبوعہ نشر السنۃ، ملتان)

سنن کبریٰ میں ہے: "عن عبد الرحمن السلمی عن علی رضی اللہ تعالی عنه قال دعا القراء فی رمضان فامر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة قال وکان علی رضی اللہ عنه یوتربهم وروی ذلک من وجه اخر من علی" ترجمہ: حضرت عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اور بھی اسانید سے مروی ہے۔ (السنن الکبری، ج02، ص496، مطبوعہ نشر السنۃ، ملتان)

امام ترمذی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"واکثر اھل العلم علی ماروی عن علی و عمروغیرھمامن اصحاب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشرین رکعۃ" ترجمہ: اکثر اہل علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے، جو حضرت علی، عمراور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب سے مروی ہے۔

(جامع ترمذی، صفحہ139،مطبوعہ نورمحمد کارخانہ)

اکثر خلفائے راشدین کی مواظبت کی وجہ سے تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کے بارے میں الاختیار لتعلیل المختار، در مختار، فتاویٰ عالمگیری اور بحر الرائق میں ہے: واللفظ للدر المختار:"التراویح سنۃ مؤکدۃ لمواظبۃ الخلفاء الراشدین للرجال و النساء اجماعاً" ترجمہ: تراویح خلفائے راشدین کی مواظبت کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کے لیے بِالِاجماع سنتِ مؤکدہ ہے۔

(درمختارمع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،باب الوتروالنوافل،ج02،ص597،مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالاعبارت کے تحت ردالمحتارمیں ہے:"أی:أکثرھم،لأن المواظبۃ علیھاوقعت فی أثناء خلافۃ عمررضی اللہ تعالی عنہ ،ووافقہ علی ذلک عامۃ الصحابۃ ومن بعدھم الی یومناھذابلانکیر" ترجمہ: یعنی اکثر خلفائے راشدین کی مواظبت کی وجہ سے کیونکہ اس پر مواظبت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران ہوئی اور سب صحابہ نے ان کی اس پر موافقت فرمائی اوران کے بعد سے آج تک کسی نے انکار نہ کیا۔

(ردالمحتارمع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،ج02،ص597،مطبوعہ کوئٹہ)

اور تارکِ تراویح کا حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں:”سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تین شب تراویح میں امامت فرما کر بخوفِ فرضیت ترک فرمادی، تو اس وقت تک وہ سنت مؤکدہ نہ ہوئی تھی، جب امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے اِجرا فرمایا اور عامہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اس پر مجتمع ہوئے، اس وقت سے وہ سنت مؤکدہ ہوئی، نہ فقط فعلِ امیر المؤمنین سے، بلکہ ارشاداتِ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے -----اب ان کا تارک ضرور تارکِ سنتِ مؤکدہ ہے اور ترک کا عادی فاسق وعاصی (گنہگار ہے)۔“

**(فتاوی رضویہ، ج07، ص471، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

اور تراویح کی قضا نہ ہونے کے بارے میں علامہ طاہر بن عبد الرشید رحمۃ اللہ تعالی علیہ ”خلاصۃ الفتاوی“ میں لکھتے ہیں:”والصحیح ان التراویح لا یقضی“ترجمہ: اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کی قضا نہیں کی جائے گی۔

**(خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی التراویح، ج01، ص63، مطبوعہ کوئٹہ)**

اور جو تراویح فوت ہو جائیں ان کی قضا کے نہ ہونے کے بارے میں علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں:”ولا تقضی اذا فاتت أصلا“ترجمہ: اور تراویح فوت ہو جائیں، تو ان کی قضا اصلاً نہیں۔

**(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج02، ص598، مطبوعہ کوئٹہ)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**عبدالرب شاکر عطاری مدنی**

17رمضان المبارک 1443ھ 19اپریل 2022ء

**الجواب صحیح**

**مفتی محمدقاسم عطاری**



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے